31:سورۃ لقمان

ترتیبِ تلاوت	نام سورہ	مکی / مدنی	تعداد رکوع	آیات	پارہ شمار	نام پارہ
31	سُوْرَةُ لُقْمٰن	مکی	4	34	21	اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

آیات نمبر 1 تا 11 میں اس حقیقت کا بیان کہ قرآن ایک حکمت والی کتاب ہے لیکن اس سے فائدہ صرف پرہیز گار لوگ ہی اٹھائیں گے۔جو لوگ اپنا مال اور وقت لوگوں کو گمراہ کرنے میں صرف کر رہے ہیں ان کے لئے ذلت آمیز عذاب ہو گا۔ البتہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے ان کا ٹھکانہ جنت ہو گا۔ اس حقیقت کا بیان کہ ساری کائنات کی تخلیق صرف اللہ ہی نے کی ہے، اللہ کے سوا کوئی دوسرا یہ کام نہیں کر سکتا۔

الٓمّٓ ﴿١﴾ الف، لام، میم (ان حروف مقطعات کے حقیقی معنی اللہ اور رسول اللہ ﷺ ہی جانتے ہیں)

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ هُدًى وَّ رَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ﴿٣﴾ یہ حکمت والی کتاب کی آیات ہیں، جو نیک لوگوں کے لئے ہدایت و رحمت بن کر نازل ہوئی ہیں

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿٤﴾ وہ نیک لوگ جو نماز کا اہتمام کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور آخرت پر پورا یقین رکھتے ہیں

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٥﴾ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی فلاح پانے والے ہیں

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ

لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿٦﴾ اور لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو اپنا مال اور وقت لغو اور واہیات چیزوں کے حصول میں صرف کرتے ہیں تاکہ ان کے ذریعہ لوگوں کو علم و دلیل کے بغیر اللہ کی راہ سے بھٹکا دیں اور راہ حق کا مذاق اڑائیں، ایسے ہی لوگوں کے لئے آخرت میں ذلت آمیز عذاب ہے وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ اور جب ان کے سامنے ہماری آیات پڑھی جاتی ہیں تو بڑے متکبرانہ انداز میں اس طرح منہ پھیر کر چل دیتے ہیں جیسے انہوں نے سنا ہی نہیں، گویا ان کے دونوں کان بند ہیں فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٧﴾ سوائے پیغمبر (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم)! آپ انہیں ایک دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیں اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ﴿٨﴾ۙ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٩﴾ البتہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے ان کے لئے نعمتوں سے بھرے ہوئے جنت کے باغات ہیں، جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے اور وہ بہت زبردست اور بڑی حکمت والا ہے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَ اَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَ بَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ؕ اس نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بنایا جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو اور اس نے زمین میں مضبوط پہاڑ رکھ دیئے تاکہ تمہیں لے کر ہلنے نہ لگے اور اسی نے زمین میں ہر قسم کے حیوانات پھیلا دیئے

وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۰﴾ اور ہم نے آسمان سے پانی نازل کیا، پھر ہم نے زمین میں ہر قسم کی عمدہ چیزیں اگائیں هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان لوگوں سے فرمادیجئے کہ یہ سب چیزیں تو اللہ کی پیدا کی ہوئی ہیں اب تم لوگ مجھے یہ دکھاؤ کہ اللہ کے سوا جو دوسرے معبود تم نے بنا رکھے ہیں انہوں نے کیا کچھ پیدا کیا ہے بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۱﴾ؑ اصل بات یہ ہے کہ یہ مشرک لوگ صریح گمراہی میں مبتلا ہیں رکوع[۱]

آیات نمبر 12 تا 19 میں لقمان کی اپنے بیٹے کو نصیحت کی تفصیل۔ لقمان کی حکمت پر اہل عرب فخر کیا کرتے تھے، اس نصیحت سے انہیں یہ بتانا مقصود ہے کہ لقمان کی اصل تعلیم بھی وہی تھی جو آج قرآن کے ذریعہ پیش کی جارہی ہے

وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ اور بلاشبہ ہم نے لقمان کو حکمت و دانائی عطا کی تھی اور حکم دیا تھا کہ اللہ کا شکر ادا کرتا رہے وَ مَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۱۲﴾ اور جو شخص اللہ کا شکر ادا کرتا ہے تو اپنے ہی فائدہ کے لئے کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو اللہ بندوں کے شکر سے بے نیاز ہے اور صرف وہی لائق حمد وثنا ہے وَ اِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَ هُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۳﴾ اور وہ وقت قابل ذکر ہے جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا تھا کہ اے میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، بلاشبہ شرک کرنا بہت ہی بڑا ظلم اور گناہ عظیم ہے وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے بارے میں حسن سلوک کی تاکید کی ہے لقمان نے بیٹے سے اپنے حقوق کے بارے میں کوئی مطالبہ کرنا مناسب نہ سمجھا لیکن اللہ نے والدین کے بارے میں یہاں اپنا حکم یاد دلا کر اس نصیحت کو مکمل بنا دیا حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّ فِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَ لِوَالِدَيْكَ ؕ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿۱۴﴾ اس کی ماں نے ضعف پر ضعف برداشت کرتے ہوئے اس کو پیٹ میں رکھا اور دو سال اس کو دودھ چھوٹنے میں لگے

اس لئے اے انسان! تو میرا اور اپنے والدین کا شکر گزار بن کر رہ اور یاد رکھ کہ بالآخر
تجھے میرے ہی پاس واپس لوٹ کر آنا ہے [تفصیل کے لئے: ضمیمہ -- والدین کے حقوق] وَ
اِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَ
صَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۡ وَّ اتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ اور اگر وہ
دونوں تجھے اس بات پر مجبور کریں کہ تو میرے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک ٹھہرا کہ
جس کے معبود ہونے کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان، مگر دنیا میں ان کے ساتھ اچھا
سلوک کرتا رہ اور اس شخص کی پیروی کر جس نے میری طرف رجوع کیا ہو ثُمَّ اِلَيَّ
مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ پھر تم سب کو لوٹ کر میری
طرف ہی آنا ہے سو میں تمہیں ان کاموں کی حقیقت بتا دوں گا جو تم کرتے رہے ہو
يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي
السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ۭ اور لقمان نے نصیحت کرتے ہوئے کہا
تھا کہ اے میرے بیٹے! اگر کوئی عمل رائی کے دانے کے برابر بھی ہو، پھر خواہ وہ کسی
پتھر کے اندر ہو یا آسمانوں میں ہو یا زمین میں ہو تو اللہ اس کو بھی قیامت کے دن لا حاضر
کرے گا اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۶﴾ بلاشبہ اللہ بہت باریک بین اور ہر چیز سے
باخبر ہے يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَ اْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ انْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ
اصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾ اے میرے بیٹے!
نماز قائم کر، لوگوں کو اچھے کاموں کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کر اور اس

دوران جو تکلیف تجھے پہنچے اس پر صبر کر، بیشک یہ بڑے عزم وہمّت کے کام ہیں وَ لَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اور لوگوں سے تحقیر آمیز برتاؤ نہ کر اور نہ زمین میں متکبرانہ انداز میں چلا کر اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۚ﴿۱۸﴾ بے شک اللہ، تکبر اور غرور کرنے والے کسی شخص کو پسند نہیں کرتا وَ اقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ۧ﴿۱۹﴾ اور اپنی چال میں میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز کو پست رکھ، بلاشبہ آوازوں میں سب سے بری گدھے کی آواز ہے رکوع[۲]

آیت نمبر 20

آیات نمبر 20 تا 24 میں بیان کہ زمین اور آسمان کی تمام نعمتیں اللہ نے انسانوں ہی کے لئے پیدا کی ہیں ۔لیکن کچھ لوگ اللہ کے نازل کردہ قرآن کی پیروی کرنے کے بجائے اپنے باپ دادا کی غلط روایات کی پیروی کرتے ہیں۔ جن لوگوں نے اللہ سے تعلق جوڑ لیا وہ کامیاب ہو گئے کیونکہ ہر چیز کا آخری فیصلہ بالآخر اللہ ہی نے کرنا ہے۔

اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ وَ اَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّ بَاطِنَةً ؕ کیا تم لوگوں نے کبھی اس بات پر غور نہیں کیا کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے وہ سب کچھ اللہ نے تمہارے ہی لئے کام میں لگا رکھا ہے اور اس نے اپنی تمام ظاہری اور باطنی نعمتیں پوری کر دی ہیں

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ لَا هُدًى وَّ لَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ﴿۲۰﴾ اور انسانوں میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو بغیر کسی علم و ہدایت اور بغیر کسی روشن کتاب کے اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اور جب اس قسم کے لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ اس چیز کی پیروی کرو جو اللہ نے نازل کی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم تو اسی چیز کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو پایا

اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۲۱﴾ کیا اگر شیطان انہیں بھڑکتی ہوئی آگ کے عذاب ہی کی طرف دعوت دے رہا ہو تب بھی وہ اسی چیز کی پیروی کریں گے ؟

وَ مَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَ هُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ

بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی ؕ وَ اِلَی اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۲۲﴾ اور جس شخص نے اللہ کے سامنے اپنا سر تسلیم خم کر دیا اور اخلاص سے اعمال کرنے والا بھی ہو تو سمجھ لو کہ اس نے ایک بڑے مضبوط حلقہ کا سہارا تھام لیا کیونکہ تمام معاملات کا آخری فیصلہ تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے وَ مَنْ کَفَرَ فَلَا یَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ؕ اور اے پیغمبر (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)! جو شخص کفر کرتا ہے تو اس کا کفر آپ کو غمگین نہ کر دے اِلَیْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ بالآخر ان سب کو ہمارے پاس ہی واپس لوٹ کر آنا ہے پھر ہم انہیں ان تمام اعمال کی حقیقت سے آگاہ کر دیں گے جو وہ کرتے رہے ہیں اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۳﴾ یقینا اللہ سینوں کے چھپے ہوئے راز تک جانتا ہے نُمَتِّعُهُمْ قَلِیْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰی عَذَابٍ غَلِیْظٍ ﴿۲۴﴾ ہم ان لوگوں کو تھوڑی مدت تک دنیاوی زندگی کا مزہ لینے دیں گے لیکن پھر انہیں کھینچ کر سخت عذاب کی طرف لے جائیں گے۔

آیات نمبر 25 تا 34 میں اس حقیقت کا بیان کہ مشرکین بھی اس بات پر مکمل یقین رکھتے ہیں کہ آسمانوں اور زمین کا خالق اللہ ہی ہے لیکن پھر بھی شرک کرتے ہیں۔ آسمانوں اور زمین میں اللہ کی قدرت کی نشانیوں کا ذکر جو اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ دوبارہ پیدا کرنے پر قادر ہے۔ لوگ جب کسی مشکل میں گرفتار ہوتے ہیں تو اللہ ہی کو پکارتے ہیں لیکن جب وہ انہیں مشکل سے نجات عطا کر دیتا ہے تو پھر شرک کرنے لگتے ہیں۔ قیامت کا علم صرف اللہ ہی کو ہے، وہ سب کچھ جاننے والا ہے

وَ لَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ لَيَقُوۡلُنَّ اللّٰهُ ؕ اگر آپ ان سے دریافت کریں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے بنایا ہے تو وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ نے بنایا ہے قُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ ؕ بَلۡ اَكۡثَرُهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۵﴾ آپ کہہ دیجئے کہ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے، مگر ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡغَنِىُّ الۡحَمِيۡدُ ﴿۲۶﴾ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اس سب کا مالک اللہ ہی ہے، بلاشبہ اللہ سب سے بے نیاز اور لائق حمد و ثنا ہے وَلَوۡ اَنَّ مَا فِى الۡاَرۡضِ مِنۡ شَجَرَةٍ اَقۡلَامٌ وَّ الۡبَحۡرُ يَمُدُّهٗ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ سَبۡعَةُ اَبۡحُرٍ مَّا نَفِدَتۡ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اور جتنے درخت روئے زمین پر ہیں اگر لکھنے کے لئے ان سب کے قلم بن جائیں اور سمندر روشنائی بن جائے پھر اس میں مزید سات سمندر اور شامل ہو جائیں تب بھی اللہ کے کلمات ختم نہ ہوں گے اِنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ﴿۲۷﴾ بلاشبہ اللہ بہت زبردست اور بڑی حکمت والا ہے مَا خَلۡقُكُمۡ وَلَا بَعۡثُكُمۡ اِلَّا كَنَفۡسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ تم سب کو پیدا کرنا اور دوبارہ زندہ کر کے اٹھانا تو اللہ کے لئے بس ایسا ہی ہے جیسے ایک شخص کا پیدا کرنا اور دوبارہ زندہ کر کے اٹھانا اِنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌۢ بَصِيۡرٌ ﴿۲۸﴾ بلاشبہ اللہ سب کچھ سننے والا اور سب کچھ دیکھنے والا ہے اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوۡلِجُ الَّيۡلَ فِى النَّهَارِ وَيُوۡلِجُ

النَّهَارَ فِي الَّيۡلِ وَ سَخَّرَ الشَّمۡسَ وَ الۡقَمَرَ ۫ كُلٌّ يَّجۡرِيۡۤ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ
اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرٌ ﴿۲۹﴾ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ رات کو دن میں داخل کرتا
ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے کہ
ان میں سے ہر ایک مقررہ وقت تک چلتا رہے گا اور یہ کہ اللہ ان تمام کاموں سے باخبر ہے
جو تم کرتے ہو ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡحَـقُّ وَ اَنَّ مَا يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهِ الۡبَاطِلُ ۙ
وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡعَلِىُّ الۡكَبِيۡرُ ﴿۳۰﴾ اور یہ سب کچھ اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ ہی حق ہے
اور یہ مشرک لوگ اللہ کے سوا جن چیزوں کی عبادت کرتے ہیں وہ سراسر باطل ہیں اور اللہ
ہی عالی مرتبت اور بزرگ و برتر ہے رکوع [۳] اَلَمۡ تَرَ اَنَّ الۡفُلۡكَ تَجۡرِىۡ فِى
الۡبَحۡرِ بِنِعۡمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمۡ مِّنۡ اٰيٰتِهٖ ؕ کیا تم نہیں دیکھتے کہ سمندر میں
کشتیاں اللہ ہی کے فضل سے چلتی ہیں تاکہ وہ تمہیں اپنی قدرت کی نشانیاں دکھائے
اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّـكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوۡرٍ ﴿۳۱﴾ بے شک اس میں ہر صبر کرنے والے
اور شکر بجالانے والے شخص کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں وَاِذَا غَشِيَهُمۡ مَّوۡجٌ
كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ ۚ اور جب کبھی سمندر کی موجیں
ان لوگوں کی کشتیوں پر سائبانوں کی طرح چھا جاتی ہیں تو یہ لوگ خالص اللہ ہی پر
اعتقاد کرتے ہوئے اسے پکارنے لگتے ہیں فَلَمَّا نَجّٰهُمۡ اِلَى الۡبَرِّ فَمِنۡهُمۡ
مُّقۡتَصِدٌ ؕ پھر جب وہ انہیں بچا کر خشکی پر لے آتا ہے تو ان میں سے کم ہی لوگ ہیں
جو راہ راست پر قائم رہتے ہیں وَمَا يَجۡحَدُ بِاٰيٰتِنَاۤ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوۡرٍ ﴿۳۲﴾
اور ہماری قدرت کی نشانیوں کا تو بس وہی لوگ انکار کرتے ہیں جو بڑے بدعہد اور

ناشکر گزار ہیں يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَ اخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ وَ لَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا اے لوگو! اپنے رب سے ڈرتے رہو اور اس دن سے ڈرو جب نہ کوئی باپ اپنے بیٹے کے کام آسکے گا اور نہ کوئی بیٹا اپنے باپ کے کام آسکے گا یہی بات سورۃ تحریم [66:6] میں ایک مختلف پیرائے میں بیان کی گئی ہے کہ تم اس زندگی ہی میں اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو جہنم کی آگ سے بچانے کا اہتمام کرو۔ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۳۳﴾ بلاشبہ اللہ کا وعدہ سچا ہے سو اس دنیا کی زندگی تمہیں دھوکہ میں نہ مبتلا کر دے اور دھوکہ باز شیطان تمہیں اللہ کے بارے میں کسی دھوکہ میں نہ ڈال دے اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ بے شک قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے اور وہی بارش برساتا ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ حاملہ عورتوں کے رحم میں ہے وَ مَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّا ذَا تَكْسِبُ غَدًا وَ مَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۳۴﴾ اور کسی کو معلوم نہیں کہ وہ کل کیا کرے گا اور نہ کوئی شخص یہ جانتا ہے کہ اسے کس سرزمین میں موت آئے گی ، بے شک اللہ ہی سب باتوں کو جاننے والا اور ہر چیز سے باخبر ہے رکوع [۴]

32:سورۃ السجدہ

ترتیب تلاوت	نام سورۃ	مکی / مدنی	کل رکوع	کل آیات	پارہ شمار	نام پارہ
32	سُوْرَۃُ السَّجْدَۃ	مکی	3	30	21	اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

آیات نمبر 1 تا 14 میں وضاحت کہ قرآن اللہ کی بھیجی ہوئی کتاب ہے جس کا مقصد لوگوں کو خبردار کرنا ہے۔ زمین و آسمان کو اللہ ہی نے پیدا کیا اور وہی اس کا انتظام چلا رہا ہے۔ اللہ نے انسان کو بہترین صلاحیتوں کے ساتھ پیدا کیا۔ منکرین قیامت کے شبہات کا جواب۔

الٓمّٓ ﴿١﴾ الف، لام، میم (ان حروف مقطعات کے حقیقی معنی اللہ اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہی جانتے ہیں) تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢﴾ بلاشبہ یہ کتاب رب العالمین کی جانب سے نازل کی گئی ہے اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کتاب کو رسول نے خود گھڑ لیا ہے؟ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿٣﴾ نہیں ان کا کہنا سراسر غلط ہے بلکہ یہ آپ کے رب کی جانب سے حق ہے تاکہ آپ ایک ایسی قوم کو خبردار کر دیں جس کے پاس آپ سے پہلے کوئی خبردار کرنے والا نہیں آیا تاکہ یہ لوگ راہ راست پر آجائیں اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ؕ وہ اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور ان کے درمیان کی تمام چیزوں کو چھ ادوار میں پیدا کیا، پھر عرش بریں پر جلوہ فرما ہو گیا مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ

وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴﴾ اس کے سوا نہ تمہارا کوئی سرپرست ہے اور نہ
سفارش کرنے والا ، پھر کیا تم لوگ اتنی بات بھی نہیں سمجھتے ؟ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ
السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗۤ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا
تَعُدُّوْنَ ﴿۵﴾ وہ آسمان سے زمین تک دنیا کے ہر کام کی تدبیر کرتا ہے پھر ہر ایک دن کے
کام کی روداد ، جس کی مقدار تمہارے شمار کے مطابق ایک ہزار سال ہے ، اس کے حضور
پہنچ جاتی ہے [★] ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۶﴾ وہی ہر
پوشیدہ اور ظاہر چیز کا جاننے والا ہے ، وہ بہت زبردست اور ہر وقت رحم کرنے والا ہے
الَّذِيْۤ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَ بَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ﴿۷﴾ اس نے
جو چیز بھی بنائی حسن و خوبی کے ساتھ بنائی اور انسان کی پیدائش کا آغاز مٹی سے کیا ثُمَّ
جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ﴿۸﴾ پھر اس کی نسل کو ایک حقیر پانی کے
نچوڑ سے چلایا ثُمَّ سَوّٰىهُ وَ نَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ
الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۹﴾ پھر اس کے اعضاء کو درست کیا اور
اس میں اپنی روح پھونک دی اور اس کے لئے سننے ، دیکھنے اور سوچنے کی قوتیں پیدا کر دیں ،
لیکن پھر بھی تم لوگ کم ہی شکر گزار ہوتے ہو وَ قَالُوْۤا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ
ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؕ۬ اور یہ کفار کہتے ہیں کہ جب ہم مٹی میں مل کر فنا ہو گئے تو کیا
ہم دوبارہ پیدا کئے جائیں گے ؟ بَلْ هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۰﴾ اصل بات یہ ہے
کہ یہ لوگ اپنے رب کے سامنے پیش ہونے کے منکر ہیں قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ
الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾ آپ فرما دیجئے کہ

تمہاری جان وہ موت کا فرشتہ ہی قبض کرتا ہے جو تم پر مامور کر دیا گیا ہے پھر تم اپنے رب ہی کی طرف واپس لوٹائے جاؤ گے رکوع [۱] وَ لَوْ تَرٰۤی اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاکِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر آپ ان گناہگاروں کو اس وقت دیکھیں جب وہ اپنے رب کے روبرو سر جھکائے کھڑے ہوں گے رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَ سَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ اور کہہ رہے ہوں گے کہ اے ہمارے رب! اب ہم نے خوب دیکھ لیا اور سن لیا، سو آپ ہمیں دنیا میں واپس بھیج دیجئے تاکہ ہم نیک عمل کریں، اب ہمیں پورا یقین ہو گیا ہے وَ لَوْ شِئْنَا لَاٰتَیْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَ لٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّیْ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۳﴾ ارشاد ہو گا کہ اگر ہمیں یہ منظور ہوتا تو پہلے ہی ہر نفس کو اس کی ہدایت عطا کر دیتے لیکن میری وہ بات پوری ہو کر رہی کہ میں جہنم کو جنوں اور انسانوں، سب سے بھر دوں گا دنیا میں بھیجنے کا مقصد امتحان تھا، سو اس کی رہنمائی کے لئے رسول اور کتابیں بھیجی گئیں، لیکن اس کے بعد ہر شخص کو یہ اختیار اور آزادی دی گئی کہ وہ اس زندگی میں اپنی مرضی کے اعمال کرے، پھر ان اعمال ہی کی بنیاد پر وہ آخرت کی دائمی زندگی جنت یا جہنم میں گزارے گا فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِیْتُمْ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ دنیا میں تم نے آج کے دن کی ملاقات کو بھلا رکھا تھا سو اب اپنی اس غلطی کا مزہ چکھو! اِنَّا نَسِیْنٰكُمْ وَ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ بے شک آج ہم نے بھی تمہیں فراموش کر دیا ہے سو اپنے کیے ہوئے اعمال کی پاداش میں دائمی عذاب کا مزا چکھو

آیات نمبر 15 تا 30 میں قرآن پر ایمان لانے والوں کی خصوصیات، مومن اور نافرمان شخص برابر نہیں ہو سکتے۔ قرآن ایسے ہی نازل کیا گیا ہے جیسے حضرت موسیٰ پر تورات نازل کی گئی تھی۔ کافروں کو تنبیہ کہ قیامت کے دن ایمان لانا سود مند نہ ہو گا۔

اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ سَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ هُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۱۵﴾ [السجدہ] ہماری آیات پر بس وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب انہیں ان آیات کے ذریعے نصیحت کی جاتی ہے تو فوراً سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی حمد و ثنا کے ساتھ اس کی تسبیح و تقدیس بیان کرتے ہیں اور کبھی تکبر نہیں کرتے تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ۫ وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ رات کو ان کے پہلو بستروں سے جدا رہتے ہیں اور خوف و امید کے عالم میں اپنے رب کو پکارتے رہتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾ کوئی متنفس نہیں جانتا کہ آنکھوں کی ٹھنڈک کا کیا سامان ان کے لئے پردہ غیب میں مخفی ہے، یہ ان کے اعمال کا صلہ ہے جو وہ کرتے رہے تھے جنت کی جن نعمتوں کا بارہا ذکر کیا گیا ہے وہ تو صرف ایسی ہیں جن کا اس دنیا میں رہتے ہوئے انسان ادراک کر سکتا ہے، لیکن جنت کی تمام نعمتوں کا تصور ہی ممکن نہیں اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا يَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾ بھلا ایک مومن شخص ایک نافرمان شخص کے برابر ہو سکتا

اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ؗ نُزُلًا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٩﴾ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَ قِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَ لَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٢١﴾ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ؕ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ﴿٢٢﴾ رکوع [۲] وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ وَ جَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿٢٣﴾

ہے ؟ نہیں ! وہ کبھی برابر نہیں ہو سکتے سو جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال بھی کیئے ان کے رہنے کے لئے باغات ہوں گے جہاں ان کی مہمان نوازی کی جائے گی، یہ سب ان کے اعمال کا صلہ ہو گا جو وہ دنیا میں کرتے رہے اور جو لوگ نافرمانی کرتے رہے سو ان کا ٹھکانا جہنم ہے وہ جب کبھی اس آگ سے نکلنا چاہیں گے تو واپس اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ اس آگ کا مزا چکھتے رہو جسے تم جھٹلایا کرتے تھے اور قیامت کے بڑے عذاب سے پہلے ہم انہیں اس دنیا میں ایک چھوٹے عذاب کا مزا ضرور چکھائیں گے تاکہ وہ اپنے کفر سے باز آجائیں اور ہماری جانب رجوع کر لیں اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے کہ جب اس کے رب کی آیات کے ذریعہ اسے نصیحت کی جائے تو وہ ان سے منہ پھیر لے یقیناً ہم ایسے مجرموں سے ضرور بدلہ لیں گے اور یقیناً ہم

نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب عطا کی تھی سو آپ اس کتاب [قرآن] کے ملنے کے بارے میں شک نہ کریں اور ہم نے اس کتاب کو بنی اسرائیل کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنایا تھا خطاب بظاہر نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے ہے مگر دراصل مخاطب وہ لوگ ہیں جو قرآن کے کلام الٰہی ہونے میں شک کر رہے تھے۔ ان سے کہا جارہا ہے کہ جس طرح موسیٰ (علیہ السلام) پر تورات نازل ہوئی اسی طرح محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر قرآن نازل کیا گیا۔ وَ جَعَلْنَا مِنْهُمْ اَىِٕمَّةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ۛؕ وَ كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یُوْقِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ اور جب انہوں نے مصائب پر صبر کیا تو ہم نے ان کے اندر ایسے پیشوا پیدا کیے جو ہمارے حکم سے ان کی رہنمائی کرتے تھے اور وہ ہماری آیات پر یقین رکھتے تھے اِنَّ رَبَّكَ هُوَ یَفْصِلُ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۲۵﴾ اور یہ لوگ جن امور میں اختلاف کرتے رہتے ہیں یقیناً آپ کا رب قیامت کے دن ان کے مابین فیصلہ کر دے گا اَوَ لَمْ یَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ یَمْشُوْنَ فِیْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ کیا ان لوگوں کی ہدایت کے لئے یہ بات کافی نہیں کہ ہم ان سے پہلے کتنی ہی نافرمان امتوں کو ہلاک کر چکے ہیں جن کی تباہ شدہ بستیوں میں یہ لوگ چلتے پھرتے ہیں اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ ؕ اَفَلَا یَسْمَعُوْنَ ﴿۲۶﴾ بلاشبہ اس میں بہت سی نشانیاں ہیں، تو کیا یہ لوگ سنتے نہیں اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَ اَنْفُسُهُمْ ؕ اَفَلَا یُبْصِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ہم

بے آب و گیاہ بنجر زمین کی طرف پانی لے جاتے ہیں پھر اس کے ذریعہ کھیتی پیدا کرتے ہیں جس میں سے ان کے مویشی بھی چرتے ہیں اور وہ خود بھی کھاتے ہیں، تو کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰی ھٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ﴿۲۸﴾ اور یہ کافر کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو بتاؤ کہ فیصلہ کا دن کب آئے گا قُلْ یَوْمَ الْفَتْحِ لَا یَنْفَعُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِیْمَانُهُمْ وَ لَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ﴿۲۹﴾ آپ فرما دیجئے کہ آخری فیصلہ کے دن، کافروں کو نہ ان کا ایمان لانا کچھ فائدہ دے گا اور نہ ہی انہیں مزید مہلت دی جائے گی فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَ انْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ﴿۳۰﴾ آپ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیجئے اور انتظار کیجئے، یہ لوگ بھی اسی دن کے منتظر ہیں رکوع[۳]

33:سورة الاحزاب

ترتیب تلاوت	نام سورۃ	مکی / مدنی	کل رکوع	کل آیات	پارہ شمار	نام پارہ
33	سُوْرَةُ الْاَحْزَاب	مدنی	9	73	21	اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

آیات نمبر 1 تا 8 میں نبی (ﷺ) کو تاکید کہ بے خوف و خطر وحی الٰہی پر عمل کریں، اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں اور کفار و منافقین کی مطلق پروانہ کریں۔ ظہار اور منہ بولے بیٹے کے بارے میں کچھ احکام۔ تمام پیغمبروں سے لئے گئے عہد کا ذکر۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَ لَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۙ﴿۱﴾ اے نبی ﷺ ! اپنے دل میں صرف اللہ ہی کا خوف رکھیں اور کافروں اور منافقوں کی کوئی ناجائز بات قبول نہ کریں، بلاشبہ اللہ سب کچھ جاننے والا اور بڑی حکمت والا ہے وَّ اتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ اور آپ کے رب کی جانب سے جو وحی بھیجی جارہی ہے اس کا اتباع کیجئے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۙ﴿۲﴾ بے شک اللہ ان تمام کاموں سے باخبر ہے جو تم لوگ کرتے ہو وَّ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۳﴾ اللہ ہی پر بھروسہ کیجئے، بے شک کارسازی کے لئے اللہ ہی کافی ہے مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَ مَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ

مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَ مَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ؕ جس طرح اللہ نے کسی آدمی کے سینے میں دو دل نہیں بنائے اسی طرح تمہاری وہ بیویاں جن سے تم ظہار کر لیتے ہو انہیں تمہاری مائیں نہیں بنایا اور نہ ہی تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارا حقیقی بیٹا بنا دیا ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَ هُوَ يَهْدِی السَّبِيْلَ ۝۴ یہ صرف تمہارے اپنے منہ کی کہی ہوئی باتیں ہیں اور اللہ تو ہمیشہ حق بات کہتا ہے اور وہی سیدھی راہ کی طرف ہدایت کرتا ہے اسلام سے پہلے زمانہ جاہلیت میں اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنی ماں کے مشابہ قرار دے دیتا تھا تو یہ ظہار کہلاتا تھا اور اسے طلاق سمجھا جاتا تھا، اسی طرح منہ بولے بیٹے کے حقوق اپنے سگے بیٹے کی طرح سمجھے جاتے تھے، قرآن نے ان آیات کے ذریعہ ان رسوم کا خاتمہ کر دیا۔ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ لوگو! اپنے منہ بولے بیٹوں کو ان کے حقیقی باپ ہی کے نسب سے پکارا کرو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ منصفانہ بات ہے فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّيْنِ وَ مَوَالِيْكُمْ ؕ اور اگر تم ان کے حقیقی باپ سے واقف نہیں ہو تو پھر بھی وہ تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں وَ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَ لٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ اور اگر تم ان کے بارے میں نادانستہ بات کہہ دو تو تم پر کوئی گناہ نہیں، لیکن اگر دانستہ کوئی بات کہو گے تو اس کا ضرور مواخذہ ہو گا وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۵ اور اللہ بڑا بخشنے والا اور ہر وقت رحم کرنے والا ہے اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ اہل ایمان پر نبی ﷺ کا یہ حق ہے کہ وہ انہیں اپنی جان سے بھی زیادہ مقدم سمجھیں اور نبی ﷺ کی ازواج

مطہرات ان کی مائیں ہیں وَ اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُهٰجِرِیْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَفْعَلُوْۤا اِلٰۤى اَوْلِیٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِی الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝٦ اور کتاب اللہ کے مطابق وراثت کے لئے عام مومنین و مہاجرین کی بہ نسبت تمہارے رشتہ دار زیادہ حق دار ہیں سوائے اس بات کے کہ تم اپنے دوستوں کے ساتھ کچھ حسن سلوک کرنا چاہو، یہ حکم کتابِ الٰہی میں لکھا جا چکا تھا ہجرت مدینہ کے بعد مہاجرین اور انصار کے درمیان دینی اخوت قائم ہو گئی تھی حتیٰ کہ وہ دینی بھائی ایک دوسرے کے وارث سمجھے جاتے تھے، پھر میراث کے متعلق تفصیلی احکام نازل ہو جانے کے بعد [سورۃ النساء، آیت 12،11] اب اس آیت کے ذریعہ یہ وضاحت کر دی گئی ہے کہ اصل وارث تو وہی رشتہ دار ہی ہیں، البتہ اگر کوئی اپنے دینی بھائی کو اپنی وراثت میں سے کچھ دینا چاہے تو دستور کے مطابق وصیت کر سکتا ہے وَ اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَ مِنْكَ وَ مِنْ نُّوْحٍ وَّ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ ۪ وَ اَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ۝٧ۙ اور اے پیغمبر ﷺ! وہ وقت قابل ذکر ہے جب ہم نے تمام پیغمبروں سے عہد لیا تھا، آپ سے بھی اور نوح علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام سے بھی اور ان سب سے ہم نے پختہ عہد لیا تھا لِّیَسْــٴَـلَ الصّٰدِقِیْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا اَلِیْمًا ۝٨ۧ اور اس کا مقصد یہ تھا کہ اللہ سچے لوگوں سے ان کی سچائی کے بارے میں دریافت کرے اور اللہ نے کافروں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے رکوع [1]

آیات نمبر 9 تا 20 میں غزوہ احزاب کے واقعات اور منافقین کے کردار کے بارے میں اجمالی تبصرہ۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۚ﴿۹﴾ اے ایمان والو! اللہ کے اس احسان کو یاد کرو جو اس نے تم پر اس وقت کیا تھا جب کفار کی فوجیں تم پر چڑھ آئی تھیں، پھر ہم نے ان پر ایک آندھی بھیجی اور ایسی فوجیں بھیجیں جو تم کو نظر نہیں آتی تھیں اور جو کچھ تم اس وقت کر رہے تھے اللہ سب کچھ دیکھ رہا تھا پس منظر جنگ احزاب ہے جب مدینہ کی حفاظت کے لئے ایک خندق کھودی گئی تھی اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَ مِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَ اِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَ تَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ﴿۱۰﴾ جب دشمن کے لشکر مشرقی سمت میں اوپر کی جانب سے اور مغربی سمت میں نیچے کی جانب سے تم پر چڑھ آئے تھے اور جب خوف کی وجہ سے تمہاری آنکھیں پتھرا گئیں اور دل حلق میں آرہے تھے اور تم لوگ اللہ کے بارے میں طرح طرح کے گمان کر رہے تھے هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ زُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ﴿۱۱﴾ اس موقع پر ایمان والوں کی آزمائش کی گئی اور انہیں بری طرح جھنجھوڑ دیا گیا وَ اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲﴾ اور جب منافقین اور وہ لوگ جن کے دل میں روگ تھا کہنے لگے کہ اللہ

اور اس کے رسول نے جو وعدہ ہم سے کیا تھا وہ محض فریب تھا وَ اِذْ قَالَتْ طَّآىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ يٰۤاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ اور جب ان منافقین کے ایک گروہ نے کہا کہ اے اہل مدینہ ! اب یہاں مزید ٹھہرنا مناسب نہیں ہے بس واپس اپنے گھروں کو لوٹ چلو وَ يَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛؕ وَ مَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۛۚ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ﴿۱۳﴾ اور جبکہ ان میں سے ایک گروہ نبی ﷺ سے یہ کہہ کر واپسی کی اجازت طلب کر رہا تھا کہ ہمارے گھر کھلے ہوئے اور غیر محفوظ ہیں حالانکہ ان کے گھر غیر محفوظ نہیں تھے، وہ محض بھاگنا چاہتے تھے وَ لَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُىِٕلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَ مَا تَلَبَّثُوْا بِهَاۤ اِلَّا يَسِيْرًا ﴿۱۴﴾ اور ان منافقوں کا یہ حال ہے کہ اگر مدینہ کے اطراف سے کوئی لشکر شہر میں گھس آئے اور ان کو اپنے ساتھ فتنہ وفساد میں شامل ہونے کے لئے کہے تو یہ بلا تامل فوراً ان کے ساتھ شریک ہو جائیں گے وَ لَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ؕ وَ كَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْـُٔوْلًا ﴿۱۵﴾ حالانکہ اس سے پہلے یہ لوگ اللہ سے عہد کر چکے تھے کہ وہ دشمن کے مقابلہ میں پیٹھ نہ پھیریں گے، اور اللہ سے کئے ہوئے عہد کی باز پرس تو ہو کر رہے گی قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَ اِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۶﴾ اے نبی ﷺ ! آپ ان سے کہہ دیجئے کہ اگر تم موت سے یا قتل ہونے کے ڈر سے بھاگتے ہو تو یہ بھاگنا تمہارے لئے کچھ سود مند نہ ہو گا اور اس

دنیاوی زندگی کے تھوڑے سے فائدہ کے سوا تم کچھ نہ حاصل کر سکو گے قُلْ مَنْ
ذَا الَّذِیْ یَعْصِمُکُمْ مِّنَ اللّٰہِ اِنْ اَرَادَ بِکُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِکُمْ
رَحْمَةً ؕ اے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ! آپ ان سے کہہ دیجئے کہ تمہیں اللہ سے کون بچا سکتا ہے
اگر وہ تمہیں نقصان پہنچانا چاہے؟ اور اس کی رحمت کو کون روک سکتا ہے اگر وہ تم پر
مہربانی کرنا چاہے؟ وَلَا یَجِدُوْنَ لَھُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ﴿۱۷﴾ یہ
لوگ اللہ کے سوا کوئی سرپرست اور مددگار نہیں پائیں گے قَدْ یَعْلَمُ اللّٰہُ
الْمُعَوِّقِیْنَ مِنْکُمْ وَ الْقَآئِلِیْنَ لِاِخْوَانِھِمْ ھَلُمَّ اِلَیْنَا ۚ اللہ تم میں سے ان
لوگوں کو خوب جانتا ہے جو لوگوں کو جہاد سے روکتے ہیں اور اپنے بھائیوں سے کہتے
ہیں کہ میدان جنگ سے واپس ہمارے پاس آ جاؤ وَلَا یَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا
قَلِیْلًا ﴿۱۸﴾ اَشِحَّةً عَلَیْکُمْ ۖ اور یہ لوگ جنگ میں حصہ بھی لیتے ہیں تو برائے نام
اور تمہارے بارے میں ہر چیز میں بخیل ہیں فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَیْتَھُمْ
یَنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ تَدُوْرُ اَعْیُنُھُمْ کَالَّذِیْ یُغْشٰی عَلَیْہِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ آپ
انہیں دیکھتے ہیں کہ جب کوئی خطرہ پیش آتا ہے تو وہ آپ کی طرف آنکھیں گھما گھما کر
اس طرح دیکھتے ہیں جیسے کسی مرنے والے شخص پر غشی طاری ہو رہی ہو فَاِذَا
ذَھَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْکُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَی الْخَیْرِ ؕ پھر جب
خطرہ گزر جاتا ہے تو یہ لوگ مال غنیمت کے حریص بن کر اپنی تیز زبانوں سے آپ کو
طعنے دینے لگتے ہیں اُولٰٓئِكَ لَمْ یُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰہُ اَعْمَالَھُمْ ؕ وَ کَانَ

ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۱۹﴾ یہ لوگ حقیقت میں کبھی ایمان لائے ہی نہیں تھے، سو اللہ نے ان کے سارے اعمال ضبط کر لئے اور ایسا کرنا اللہ کے لئے بہت آسان ہے
يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ ان منافقوں کا ابھی تک یہی گمان ہے کہ دشمن کی فوجیں واپس نہیں گئیں وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ۭ اور اگر کہیں وہ فوجیں پھر واپس آجائیں تو ان لوگوں کی تمنا ہوگی کہ کہیں صحرا میں بدوؤں کے پاس چلے جائیں اور وہیں سے آپ کی خبریں دریافت کرتے رہیں وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۲۰﴾ اور اگر یہ لوگ آپ کے درمیان رہے بھی تو جنگ میں کم ہی حصہ لیں گے رکوع[۲]